سوال

(441) زینت وتفریح کے طور پر پرندوں کو پنجروں میں بند رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کراچی سے عبدالقدوس سوال کرتے ہیں کہ زینت اور تفریح طبع کے طور پر پرندوں کو پنجروں میں بند رکھنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

جب پرندوں سے اچھا برتاؤ کیا جائے اور ان کے دانے دنکے کا اہتمام کیا جائے تو انہیں گھر میں زینت یا تفریح طبع کے طور رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ابو عمیر نامی مادری بھائی تھا جس نے گھر میں نغیر نامی پرندہ رکھا تھا جو کسی وجہ سے مرگیا تو ابو عمیر بہیت پریشان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جاتے تو ابو عمیر سے مخاطب ہو کر فرماتے: "اے ابو عمیر! نغیر کو کیا ہوا۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 6203)

بخاری میں وضاحت ہے کہ ابو عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پرندہ محض تفریح طبع کے لیے رکھا تھا حافظ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے ساٹھ سے زیادہ مسائل کا استنباط کیا ہے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) بچوں کا دل بہلانے اور ان کی تفریح طبع کے لیے مال خرچ کرنا جائز ہے۔

(2) پرندوں کو تفریح کے طور پر گھر میں رکھا جا سکتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) انہیں پنجروں میں بند کر دیا جائے۔

(ب) ان کے پر کاٹ دیئے جائیں۔ دونوں صورتیں جائز ہیں بشرطیکہ ان کی خوراک کا اہتمام کیا جائے۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ حدیث میں حیوانات کو تکلیف دینے کی ممانعت ہے لہذا پرندوں کو اس طرح بند رکھنا جائز نہیں بلکہ منسوخ ہے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ بچوں کے لیے دل بہلاوے کے طور پر گھر میں پرندوں کا رکھنا جائز ہے البتہ انہیں تنگ کرنے کے لیے رکھنا جائز نہیں جس کی صورت یہ ہے کہ ان کی خوراک اور پانی وغیرہ کا اہتمام نہ کیا جائے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ عورت کو صرف اس لیے عذاب دیا گیا کہ اس نے گھر میں بلی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اسے خوراک مہیا کرتی اور نہ ہی اسے آزاد کرتی تاکہ وہ خود اپنی خوراک کا اہتمام کر لے۔ (فتح الباری: 10/718)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کی تفریح طبع یا گھر کی زینت کے لیے پرندوں کو گھر میں رکھا جا سکتا ہے بشرطیکہ ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:450